ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ:-14اکتوبر 1957ء۔

ڈاکٹر این بی کھرے

بنام

الیکشن کمیشن آف انڈیا

(ایس آر داس، چیف جسٹس، وینکٹارام ایئر، ایس کے داس، جے ایل کپوراور ویوین بوس، جسٹسز)

صدارتی انتخاب-انتخابات کی جوازیت-تنازعات کی تحقیقات-فورم اور طریقہ کار-صدارتی اور نائب صدارتی انتخابات ایکٹ، (XXXIسال1952)، ذیلی دفعات14،18-سپریم کورٹ قوائد،1950،آرڈر XXXVII-A، قوائد3، 12-آئین ہند،آرٹیکل71(1)(3)۔

درخواست گزار نے خود کو صدارتی انتخاب کا ارادہ رکھنے والا امیدوار قرار دیتے ہوئے آئین ہند کے آرٹیکل 71(1) کے تحت سپریم کورٹ میں درخواست دائر کی جس میں صدر کے انتخاب پر اعتراض کیا گیا تھا، لیکن اسے عدالت کے رجسٹرار نے اس بنیاد پر واپس کر دیا کہ یہ صدارتی اور نائب صدارتی انتخابات ایکٹ، 1952 کی دفعات اور سپریم کورٹ کے قایدہ XXXVII-A میں موجود قوائد کے مطابق نہیں تھا۔ عدالت میں اپیل پر اپیل کنندہ کے لیے یہ دلیل دی گئی کہ (1)درخواست کی بنیاد انتخابات کی درستگی کے بارے میں شکوک وشبہات پر رکھی گئی تھی اوراس کے نتیجے میں،نہ تو ایکٹ یا سپریم کورٹ کے قوائد کی طرف سے منظور کیا گیا تھا،(2)ایکٹ اور زیر بحث قوائد اس بنیاد پر کالعدم تھے کہ وہ آرٹیکل 71(1) کے تحت سپریم کورٹ کو دیئے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

گئے دائرہ اختیار سے محروم تھے۔اور (3) کسی بھی صورت میں، درخواست گزار کو ایک شہری کی حیثیت سے یہ حق حاصل ہے کہ وہ جب بھی آئینی فراہمی کی خلاف ورزی کرتے ہوئے الیکشن کرائے گئے ہوں تو راحت کے لیے اس عدالت سے رجوع کرے۔

حکم ہوا کہ :-آرٹیکل 71(1) محض اس فورم کا تعین کرتا ہے جس میں صدر اور نائب صدر کے انتخاب سے متعلق شکوک و شبہات اور تنازعات کی تحقیقات کی جائیں گی، لیکن سپریم کورٹ میں جانے کے حق کے ساتھ ساتھ اس کے طریقہ کار کا تعین پارلیمنٹ کے ایکٹ کے ذریعے کیا جاتا ہے جیسا کہ آرٹیکل 71(3) کے ذریعے اختیار کیا گیا ہے۔اس کے مطابق ایکٹ اور زیر بحث قوائد درست ہیں، اور درخواست گزار کو قانون کے ذریعہ دیئے گئے حقوق کے علاوہ کوئی حق نہیں ہے کہ وہ انتخابات کو الگ کرنے کے لیے درخواست دائر کرے۔

بنیادی دائرہ اختیار: دیوانی متفرق پٹیشن نمبری 915 سال 1957۔

سپریم کورٹ کے آرڈر V، قاعدہ 3 کے تحت اپیل:

درخواست گزار کی طرف سے رول وی ایس مانی اور گنگت رائے۔

14 اکتوبر 1957۔ عدالت کا مندرجہ ذیل فیصلہ جسٹس وینکٹارام ایئر کے ذریعے دیا گیا

جسٹس وینکٹارام ایئر :-یہ ہندوستان کے آئین کے آرٹیکل 71(1) کے تحت ایک عرضی ہے۔6 مئی 1957 کو صدر کے عہدے کے لیے انتخابات ہوئے اور شری راجندر پرساد کو منتخب قرار دیا گیا۔ اس کے بعد ڈاکٹر این بی کھرے نے موجودہ عرضی دائر کرتے ہوئے خود کو ایک خواہش مند امیدوار قرار دیا اور الزام لگایا کہ آئین

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

کی دفعات کی خلاف ورزی ہوئی ہے اور اس کے نتیجے میں انتخاب درست نہیں تھا۔درخواست میں استدعا کی گئی ہے کہ "صدارتی انتخاب کے سلسلے میں موجود سنگین شکوک وشبہات کی تحقیقات کی جائیں، حل کیا جائے اور فیصلہ کیا جائے"اور "صدارتی انتخاب کی پوری کارروائی کو کالعدم قرار دیا جائے"۔

اس عدالت کے رجسٹرار نے عرضی کو یہ کہہ کر واپس کر دیا کہ یہ صدارتی اور نائب صدارتی انتخابات ایکٹ 1952 (1952 کا XXXI) کی دفعات کے مطابق نہیں ہے، اور آرٹیکل XXXVII-A میں موجود اس عدالت کے قواعد کے تقاضوں کو پورا نہیں کر رہا ہے۔دفعہ 14 کی ایکٹ ا1952XXXI کے امیں کہا گیا ہے کہ آئین کے آرٹیکل 145 کے تحت سپریم کورٹ کے ذریعے بنائے گئے قوانین اور ایکٹ کی دفعات کے مطابق سپریم کورٹ میں پیش کی گئی انتخابی عرضی کے علاوہ کوئی انتخاب زیر بحث نہیں بلایا جائے گا۔اور اس میں مزید کہا گیا ہے کہ اسے کسی بھی امیدوار کے ذریعے ایسے انتخابات میں یا دس یا اس سے زیادہ ووٹرز کے ذریعے پیش کیا جانا چاہیے۔اس معاملے کے حوالے سے اس عدالت کی طرف سے بنائے گئے قواعد آرٹیکل XXXVII-A رول 3 میں موجود ہیں۔درخواست پر 250 روپے ادا کیے جانے چاہئیں اور قاعدہ 12 کے مطابق درخواست گزار کو 2000 روپے نقد رقم ان اخراجات کی ادائیگی کے لیے ضمانت کے طور پر جو اس کی طرف سے قابل ادائیگی ہو سکتی ہے۔درخواست گزار ایک ایسا شخص نہیں ہے جو ایکٹ کی دفعہ 14 کے تحت درخواست دینے کا حقدار ہے اور اس کی درخواست بھی عیب دار تھی کیونکہ اس نے تقاضوں یا قواعد 3 اور 12 کی تعمیل نہیں کی تھی۔اس کے مطابق اسے رجسٹرار نے اس حکم کے خلاف واپس کر دیا، موجودہ اپیل لائی گئی ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

سب سے پہلے مرلے مانی کی طرف سے یہ دلیل دی گئی ہے کہ موجودہ عرضی 1952 کے ایکٹ XXXI اور سپریم کورٹ کے آرڈر XXXVII-A کے دائرہ قواید سے باہر ہے۔ یہ دلیل دی جاتی ہے کہ سپریم کورٹ کو صدر کے انتخاب سے یا اس کے سلسلے میں پیدا ہونے والے تمام شکوک و شبہات اور تنازعات کی تحقیقات کرنے اور ان کا فیصلہ کرنے کا دائرہ اختیار حاصل ہے، کہ 1952 کا ایکٹ XXXI اور آرڈر. XXXVII-A صرف اس صورت میں لاگو ہوتا ہے جب انتخابات کے بارے میں تنازعہ ہو لیکن جہاں درخواست انتخابات کے جواز کے بارے میں شکوک و شبہات پر مبنی ہو، تو یہ ایکٹ یا قوانئد کے تحت نہیں آتا ہے۔ ہم اس دلیل کو قبول کرنے سے قاصر ہیں۔ جب ایک بار انتخاب ہو چکا ہو، تو اس کی صداقت کے بارے میں کوئی شک صرف انتخابات کو الگ کرنے کی بنیاد کے طور پر ساتھی مقدمے کی سماعت ہے اور یہ حقیقت میں درخواست میں ہی ہے۔ اصل میں یہ درخواست انتخابات کو زیر بحث لانے والی ہے اور اسے 1952 کے ایکٹ XXXI اور O. XXXVII-A کے قوانئد کے تقاضوں کو پورا کرنا ہوگا۔

اس کے بعد یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ زیر بحث ایکٹ اور قوانئد اس بنیاد پر کالعدم ہیں کہ وہ صدر یا نائب صدر کے انتخاب سے یا اس کے سلسلے میں پیدا ہونے والے تمام تنازعات اور شکوک و شبہات کی تحقیقات اور فیصلہ کرنے کے لیے سپریم کورٹ کے دائرہ اختیار کی توہین کرتے ہیں۔ یہ دلیل دی جاتی ہے کہ دفعہ 18 کے تحت انتخابات کو صرف کچھ بنیادوں پر الگ رکھا جا سکتا ہے اور یہ کہ شق (b) کے تحت مزید یہ صرف اس صورت میں کیا جا سکتا ہے جب انتخابات کا نتیجہ مادی طور پر متاثر ہوا ہو، اور یہ کہ یہ آرٹیکل 71 (1) کے ذریعے تفویض کردہ دائرہ اختیار پر پابندیاں ہیں اور الٹرا وایرس ہیں، آرٹیکل 71(1) محض اس فورم کو تجویز کرتا ہے جس میں صدر اور نائب صدر کے انتخاب سے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

متعلق تنازعات کی تفتیش کی جائے گی۔اس میں ان شرائط کا تعین نہیں کیا گیا ہے جن کے تحت انتخابات کو الگ کرنے کی درخواست پیش کی جاسکتی ہے۔آرٹیکل 71(3) کے تحت، یہ پارلیمنٹ ہے جو صدر یا نائب صدر کے انتخاب سے متعلق یا اس سے منسلک کسی بھی معاملے کو ریگولیٹ کرنے کے لیے قانون بنانے کی مجاز ہے، اور 1952 کا ایکٹ XXXI پارلیمنٹ نے اس شق کے مطابق منظور کیا ہے۔انتخابات کے لیے کھڑے ہونے کا حق اور انتخابات کو الگ کرنے کے لیے منتقل ہونے کا حق عام قانون کے حقوق نہیں ہیں۔انہیں قانون کے ذریعے تفویض کیا جانا چاہیے اور صرف اس میں طے شدہ شرائط کے مطابق نافذ کیا جاسکتا ہے۔اس دلیل کو کہ ایکٹ اور قواعد آرٹیکل 71(1) کے تحت سپریم کورٹ کے دائرہ اختیار کی توہین کرتے ہیں، اس کے مطابق مسترد کیا جانا چاہیے۔لہذا درخواست گزار کو 1952 کے ایکٹ XXXI کی دفعات کے مطابق انتخابات کو کالعدم قرار دینے کا کوئی حق نہیں ہے۔

اور آخر میں یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ درخواست گزار کو ایک شہری کے طور پر یہ حق حاصل ہے کہ وہ آرٹیکل 71(1) کے تحت اس عدالت سے رجوع کرے جب بھی آئینی دفعات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کوئی انتخاب ہوا ہو۔پہلے سے دی گئی وجوہات کی بنا پر، یہ تنازعہ ناکام ہونا چاہیے۔کسی شخص کے انتخاب کو الگ کرنے کے لیے درخواست دائر کرنے کے حق کا تعین اس قانون کے ذریعے کیا جانا چاہیے جو اسے دیتا ہے، اور یہ قانون 1952 کا ایکٹ XXXI ہے جو آرٹیکل 71(3) کے تحت منظور کیا گیا ہے۔درخواست گزار کو اپنے آپ کو سختی سے اس قانون کے چاروں کونوں میں لانا چاہیے اور اسے اس کے علاوہ کوئی حق حاصل نہیں ہے۔جس حکم کے خلاف اپیل کی گئی ہے وہ واضح طور پر درست ہے اور اس اپیل کو مسترد کر دیا گیا ہے۔

درخواست مسترد کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document